31-01-2021

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

ہمارے والد صاحب 28 سال قبل اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ والد صاحب کی رحلت کے سات سال بعد والدہ محترمہ بھی داغِ فراقت دے کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اس وقت ہم سات بھائی اور تین بہنیں بقید حیات ہیں۔

والد صاحب کی وفات کے بعد سے تاحال تمام بھائی مشترکہ رہتے ہیں۔ اس وقت سے تاحال ہماری مشترکہ بیکری چل رہی ہے۔

میں نے اپنے والد صاحب کے ترکہ سے اپنا شرعی حصہ طلب کیا مگر بھائی لوگوں نے کوئی شنوائی نہیں کی۔ پھر ہمارے خاندان کے اور رشتہ داروں کے افراد باہم بیٹھے انھوں نے مل کر والد صاحب کے ترکہ سے میرا شرعی حصہ متعین کر کے میرے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ مگر بھائی لوگ اس فیصلے سے منکر ہو گئے۔

جناب مفتی صاحب! معلوم یہ کرنا ہے کہ:

1- والد صاحب کے ترکہ سے اپنے شرعی حصے کا تقاضا کرنا میرے لئے شرعاً جائز ہے؟

2- اپنی اولاد کو انتشار اور شر و جھگڑے سے دور رکھنے کی خاطر میں والد صاحب کے ترکہ میں سے اپنا شرعی حصہ اگر کسی کو فروخت کر دوں، تو شریعت نے اس کی اجازت دی ہے؟

بینوا توجروا — والسلام

حاجی سجاد صاحب

0331-3956261

Scanned with CamScanner

31-01-2021

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ القوی - آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی!

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ.

ہمارے والد صاحب 28 سال قبل اللہ کو پیارے ہو گئے تھے، والد صاحب کی رحلت کے سات سال بعد والدہ صاحبہ بھی داغ فراقت دے کر دائمی اجل کو لبیک کہا.

اس وقت ہم سات بھائی اور تین بہنیں بقید حیات حیات ہیں.

والد صاحب کی وفات کے بعد سے تاحال تمام بھائی مشترکہ رہتے ہیں. اُس وقت سے تاحال ہماری تیسری پیڑی چل رہی ہے.

میں نے بارہا والد صاحب کے ترکہ سے اپنا شرعی حصہ طلب کیا مگر بھائی لوگوں نے کوئی شنوائی نہیں کی، پھر ہمارے خاندان کے اور رشتہ داروں کے افراد باہم بیٹھے.

انھوں نے مل کر والد صاحب کے ترکہ سے میرا شرعی حصہ متعین کر کے میرے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ مگر بھائی لوگ پھر فیصلے سے منکر ہوئے.

جناب مفتی صاحب! معلوم یہ کرنا ہے کہ:-

1 - والد صاحب کے ترکہ سے اپنے شرعی حصے کا تقاضا کرنا میرے لئے شرعاً جائز ہے؟

2 - اپنی اولاد کو انتشار اور شر و جھگڑے سے دور رکھنے کی خاطر میں والد صاحب کے ترکہ میں سے اپنا شرعی حصہ اگر کسی کو فروخت کر دوں. تو شریعت مجھے اسکی اجازت دیتی ہے؟

بینوا توجروا - والسلام

حاجی سجاد صاحب

0331-3956261

Scanned with CamScanner

فتوی نمبر 47
رجسٹر نمبر 2
تاریخ اجراء ۵ شعبان 1442ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ترکہ میں جن حقوق کی ادائیگی واجب ہے جلد ان کو ادا کر کے باقی میراث، وارثوں کے درمیان تقسیم کردی جائے، تاخیر ہو جانے سے عموماً بہت زیادہ پیچیدگیاں اور بدگمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور بعض اوقات زیادہ تاخیر ہونے سے تقسیم میراث میں سخت الجھنیں اور مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور حق تلفی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔(ماخذہ: "احکام میت" ص ۳۱۱) اس لئے حتی الامکان جلد از جلد میراث تقسیم کرنا لازم ہے اور اس میں بلاعذر تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

1۔ صورتِ مسئولہ میں آپ کے والد کی میراث میں آپ کا اور دیگر تمام ورثہ کا حق ہے، آپ کے لیے شرعاً جائز ہے کہ آپ اپنے والد کی میراث میں سے اپنے حق کا مطالبہ کریں۔

2۔ انسان کو اپنے مال میں تصرف کا ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے، اگر آپ والد کی میراث میں سے ملنے والا حصہ کسی کو فروخت کرنا چاہیں تو آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ فروخت کر دیں۔

تكملة حاشية رد المحتار - (2 / 208)

ولو قال تركت حقي من الميراث أو برئت منها ومن حصتي لا يصح وهو على حقه، لان الارث جبري لا يصح تركه.

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام - (3 / 201)

ولا يجوز التصرف في ملك الغير بدون إذنه سواء كان هذا التصرف مضرا بصاحب الملك أو غير مضر... ما لم يوجد ضرورة في التصرف بملك الغير.

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: حذیفہ طاہر

دار الافتاء

العصر تعلیمی مرکز پیر محل

1442/7/26ھ = 2021/3/11م

الجواب صحیح
محمد شیراز
۵ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
شفیق الرحمن
۵ شعبان ۱۴۴۲ھ

دار الافتاء
العصر تعلیمی مرکز پیر محل

Scanned with CamScanner